سوال

(199) سجدے میں جاتے ہوئے پہلے گھٹنے لگائے جائیں یا ہاتھ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا نمازی سجدے میں جاتے ہوئے پہلے گھٹنے لگائے یا ہاتھ لگائے اور پھر گھٹنے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

امام ابوداود رحمۃ اللہ علیہ نے قوی سند کے ساتھ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے، کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَبْرُكْ كَمَا يَبْرُكُ الْبَعِيرُ وَلْيَضَعْ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ"[1]

"جب تم میں سے کوئی شخص سجدہ کرے تو وہ اونٹ کی طرح نہ بیٹھے بلکہ وہ گھٹنوں سے پہلے ہاتھ زمین پر رکھے۔"

بعض لوگوں کا یہ خیال ہے کہ یہ حدیث مقلوب ہے، یعنی راوی یہ کہنا چاہتا تھا کہ وہ ہاتھوں سے پہلے گھٹنے رکھے تو ان کے خیال میں حدیث میں الفاظ الٹ گئے ہیں کیونکہ جب اونٹ بیٹھتا ہے تو وہ اپنے ہاتھوں پر بیٹھتا ہے اور اس کے ہاتھوں میں اس کے گھٹنے ہیں، نہ کہ پچھلی ٹانگوں میں لیکن اس طرح وہ انسان سے مختلف طریقے سے بیٹھتا ہے، اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"إذا سجد أحدكم فلا يبرك كما يبرك البعير"

"جب تم میں سے کوئی سجدہ کرنا چاہے تو وہ اونٹ کی طرح نہ بیٹھے۔"

یعنی وہ اپنے گھٹنوں پر نہ بیٹھے جن پر کہ اونٹ بیٹھتا ہے بلکہ وہ پہلے ہاتھ زمین پر ٹکائے اور پھر گھٹنے۔

اس حدیث کی مخالفت کرنے والوں کی دلیل وہ حدیث ہے جس کو ابوداود وغیرہ نے وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے بیان کیا ہے:

"رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا سجد وضع ركبتيه قبل يديه"[2]

"بلاشبہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا: جب سجدہ کرتے تو ہاتھوں سے پہلے گھٹنوں کو رکھتے۔"

لیکن یہ حدیث شریک بن عبداللہ قاضی کے واسطے سے مروی ہے، اور وہ اگرچہ سچا راوی ہے مگر علمائے حدیث کا اس بات پر اتفاق ہے کہ وہ سئی الحفظ (کمزور حافظے والا) ہے۔

اسی لیے امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے جب اپنی صحیح میں اس شریک سے روایت کی تو کسی دوسرے ثقہ راوی کے ساتھ ملا کر روایت کی اور یہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے اشارہ ہے کہ جس روایت میں شریک مفرد ہو گا وہ حجت نہیں ہوگی، لہذا مذکورہ حدیث اپنی سند کے اعتبار سے ضعیف ہے۔ (علامہ ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ)

---

[1]۔ صحیح سنن ابی داود رقم الحدیث(840)

[2]۔ ضعیف سنن بی داود رقم الحدیث(838)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

عورتوں کے لیے صرف

صفحہ نمبر 194

محدث فتویٰ